اَلْحَيَاۤءُ لَا يَاْتِىْ اِلَّا بِخَيْرٍ

حیا خیر کی ہی موجب ہوتی ہے۔

(صحیح بخاری جلد ۴ صفحہ ۸۶)

Lajna Ima'illah Finland Newsletter

March 2021 - Volume 5 Issue 3

القرآن

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ
اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ
نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ
يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا
اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۲

(النور:32)

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے ازخود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیرنگیں مردوں کے لئے یا مردوں میں ایسے خادموں کے لئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں۔ اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کر دیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں۔ اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

حدیث

عَنۡ زَیۡدَ بۡنِ طَلۡحَةُ بۡنِ رُکَانَةُ، یَرۡفَعُهُ اِلَی النَّبِّی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُسُولُ اللّٰهِ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ دِیۡنِ خُلُق، وَخُلُقُ الۡاِسۡلَامِ الۡحَیَاءُ

(موطاامام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی الحیاء ۱۶۷۸)

حضرت زید بن طلحہؓ نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا ہر دین اور مذہب کا اپنا خاص خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خاص خلق حیاء ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے۔ کیونکہ ابتداء میں اسکی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے...یہ ہے سِرّ اسلامی پردہ کا اور میں نے خصوصیت سے اسے ان مسلمانوں کے لئے بیان کیا ہے جن کو اسلام کے احکام اور حقیقت کی خبر نہیں۔

(البدر جلد ۳ نمبر ۳۳ مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶ سے ۷ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۴۴۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں،

ہر ایک پرہیز گار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدّنی زندگی میں غضِّ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خُلق کے رنگ میں آجائے گی۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۰۲۔ ۱۰۳ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ ۴۴۴)

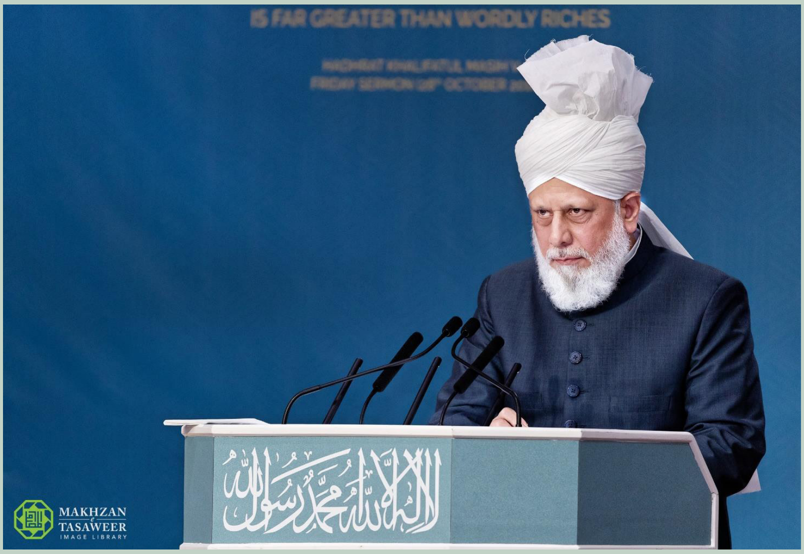

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

مندرجہ بالا آیات کی رشنی میں سب کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ کس چیز کے بارہ میں مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اس مضمون کو خلاصۃً دو تین مرتبہ پہلے بھی مختلف اوقات میں بیان کر چکا ہوں۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ اس مضمون کو کھولنے کی مزید ضرورت ہے۔ کیونکہ بعض خطوط سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی بہت سے ایسے ہیں جو اس حکم کی اہمیت کو یعنی پردے کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ کوئی کہہ دیتا ہے کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے کیا صرف پردہ ہی ضروری ہے؟۔ کیا اسلام کی ترقی کا انحصار صرف پردہ پر ہی ہے؟ کئی لوگ کہنے لگ جاتے ہیں کہ یہ فرسودہ باتیں ہیں، پرانی باتیں ہیں۔ اور ان میں نہیں پڑنا چاہئے، زمانے کے ساتھ چلنا چاہئے۔ گو جماعت میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت معمولی ہے لیکن زمانے کی رَو میں بہنے کے خوف سے دل میں بے چینی پیدا ہوتی ہے اور اس معمولی چیز کو بھی معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔

ایسے لوگوں کو میرا ایک جواب یہ ہے کہ جس کام کو کرنے یا نہ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے اور اس کامل اور مکمل کتاب میں اس بارہ میں احکام آ گئے ہیں اور جن اوامر و نواہی کے بارہ میں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمیں بتا چکے ہیں کہ یہ صحیح اسلامی تعلیم ہے تو اب اسلام اور احمدیت کی ترقی اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔ چاہے اسے چھوٹی سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ اور یہ آخری شرعی کتاب جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اتاری ہے اس کی تعلیم کبھی فرسودہ اور پرانی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جن کے دلوں میں ایسے خیالات آتے ہیں وہ اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور استغفار کریں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰/ جنوری ۲۰۰۴ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۹/ اپریل ۲۰۰۴ء)

پردہ اور شرم وحیا
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں

وَلِکُلٍّ وِّجۡهَةٌ هُوَ مُوَلِّیۡهَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ۔

(سورۃ البقرہ:۱۴۹)

اور ہر ایک کے لئے ایک مطمع نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔

اس معاشرے میں ہمیں اپنی عورتوں اور لڑکیوں کو حجاب، پردے اور حیا کا تصوّر پیدا کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حیادار حجاب کی جھجک اگر کسی بچی میں ہے تو ماؤں کو اسے دُور کرنا چاہئے بلکہ اسے خود اپنے آپ میں بھی دُور کرنا چاہئے۔ مائیں اگر گیارہ بارہ سال کی عمر تک بچیوں کو حیا کا احساس نہیں دلائیں گی تو پھر بڑے ہو کر ان کو کوئی احساس نہیں ہو گا۔

پس اس معاشرے میں جہاں ہر ننگ اور ہر بیہودہ بات کو اسکول میں پڑھایا جاتا ہے، پہلے سے بڑھ کر احمدی ماؤں کو اسلام کی تعلیم، قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں اپنے بچوں کو بتانا ہو گا۔ حیا کی اہمیت کا احساس شروع سے ہی اپنے بچوں میں پیدا کرنا ہو گا۔ پانچ، چھ، سات سال کی عمر سے ہی پیدا کرنے کی کوشش شروع کر دینی چاہئے۔ پس یہاں تو ان ملکوں میں چوتھی اور پانچویں کلاس میں ہی ایسی باتیں بتائی جاتی ہیں کہ بچے پریشان ہوتے ہیں جیسا کہ مَیں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں۔ اسی عمر میں حیا کا مادہ بچیوں کے دماغوں میں ڈالنے کی ضرورت ہے۔ بعض عورتوں کے اور لڑکیوں کے دل میں شاید خیال آئے کہ اسلام کے اور بھی تو حکم ہیں۔ کیا اسی سے اسلام پر عمل ہو گا اور اسی سے اسلام کی فتح ہونی ہے۔ یاد رکھیں کہ کوئی حکم بھی چھوٹا نہیں ہوتا۔ (خطاب از مستورات جلسہ سالانہ کینیڈا ۸ر اکتوبر ۲۰۱۶ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۷ر مارچ ۲۰۱۷ء)

امریکہ میں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ کس طرح 12 سال کی لڑکیوں کو حجاب کی طرف مائل کریں۔ مَیں نے انہیں بتایا تھا کہ بچے کی تربیت تو اس کی پیدائش سے شروع ہو جاتی ہے۔ پیدائش کے بعد کانوں میں اذان دی جاتی ہے۔ پھر تین سال کی عمر سے بچے کو ایسا لباس پہنائیں کہ احساس ہو کہ ڈھکا ہوا لباس ہے۔ تو پھر یہی لباس عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ آگے چلے گا اور بچیاں بڑی عمر میں جا کر بھی ایسا ہی لباس پہنیں گی جو سارے جسم کو ڈھانپ رہا ہو گا۔ کیونکہ بچپن سے اس کی عادت آپ نے ڈالی ہو گی۔ لیکن اگر چھوٹی عمر میں ایسا لباس پہنایا ہے جس سے جسم ڈھکا ہوا نہیں ہے اور پھر بعد میں بھی بچی اسی طرح کا لباس پہنتی رہے گی جس سے جسم پوری طرح ڈھکا ہوا نہیں ہو گا تو پھر 11-12 سال کی عمر میں کہے گی کہ یہی میرا لباس ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جینز کے بارہ میں مجھ سے سوال کیا جاتا ہے۔ میرا جواب یہ ہوتا ہے کہ جین پہننا منع نہیں ہے بشرطیکہ قمیض اتنی لمبی ہو کہ ننگ ڈھانپا ہوا ہو۔ جین کے ساتھ چھوٹی قمیص پہننے کی اجازت نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرم وحیا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعہ کا ذکر فرمایا جس کا بیان قرآن کریم کی سورۃ القصص میں ہوا ہے کہ جب آپ مدین کے پانی کے گھاٹ پر پہنچے اور دو عورتوں کے جانوروں کو پانی پلایا تو بعد میں ان میں سے ایک تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حیا سے لجاتی ہوئی آئی۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی ماؤں کو تربیت اولاد کی اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ وہ اپنی بیٹیوں کو پردہ کرنے کی تربیت دیں۔ حضور انور نے ارشاد فرمایا:

''جو مائیں بچپن سے ہی اپنے بچوں کے لباس کا خیال نہیں رکھیں گی وہ بڑے ہو کر بھی ان کو سنبھال نہیں سکیں گی۔ بعض بچیوں کی اُٹھان ایسی ہوتی ہے کہ دس گیارہ سال کی عمر کی بچی بھی چودہ، پندرہ سال کی لگ رہی ہوتی ہے۔ ان کو اگر حیا اور لباس کا تقدّس نہیں سکھائیں گی تو پھر بڑے ہو کر بھی ان میں یہ تقدّس کبھی پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ چاہے بچی بڑی نہ بھی نظر آ رہی ہو، چھوٹی عمر سے ہی اگر بچیوں میں حیا کا یہ مادہ پیدا نہیں کریں گی اور اس طرح نہیں سمجھائیں گی کہ دیکھو تم احمدی ہو، تم یہاں کے لوگوں کے ننگے لباس کی طرف نہ جاؤ تم نے دنیا کی رہنمائی کرنی ہے، تم نے اس تعلیم پر عمل کرنا ہے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے اس لئے تنگ جینز اور اس کے اوپر چھوٹے بلاؤز جو ہیں ایک احمدی بچی کو زیب نہیں دیتے۔ تو آہستہ آہستہ بچپن سے ذہنوں میں ڈالی ہوئی بات اثر کرتی جائے گی اور بلوغت کو پہنچ کر حجاب یا سکارف اور لمبا کوٹ پہننے کی طرف خود بخود توجہ پیدا ہو جائے گی۔ ورنہ پھر ان کی یہی حالت ہو گی جس طرح بعض بچیوں کی ہوتی ہے۔ مجھے شکایتیں ملتی رہتی ہیں دنیا سے اور یہاں سے بھی کہ مسجد میں آتے ہوئے یا جماعتی فنکشن پر آتے ہوئے تو سر ڈھکا ہوا ہوتا ہے، لباس بڑا اچھا پہنا ہوا ہوتا ہے اور باہر پھرتے ہوئے سر پر دوپٹہ بھی نہیں ہوتا بلکہ دوپٹہ سرے سے غائب ہوتا ہے، سکارف کا تو سوال ہی نہیں۔ پس مائیں اگر اپنے عمل سے بھی اور نصائح سے بھی بچیوں کو توجہ دلاتی رہیں گی، یہ احساس دلاتی رہیں گی کہ ہمارے لباس حیادار ہونے چاہئیں اور ہمارا ایک تقدّس ہے تو بہت سی قباحتوں سے وہ خود بھی بچ جائیں گی اور ان کی بچیاں بھی بچ جائیں گی۔ اگر ہم اپنے جذبات کی چھوٹی چھوٹی قربانیوں کے لئے تیار نہیں ہوں گے تو بڑی بڑی قربانیاں کس طرح دے سکتے ہیں۔

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ کینیڈا ۲۸ / جون ۲۰۰۸ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۵ / جولائی ۲۰۱۱ء)

احمدی ماؤں کا بھی یہ کام ہے کہ اپنے بچوں کی اِس رنگ میں تربیت کریں کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اُس کو راضی کرنے کے لئے ہر کوشش اُس کی اوّلین ترجیح ہو اور یہ اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک احمدی مائیں بھی اپنے آپ کو ایمان کے اعلیٰ معیار تک لے جانے کی کوشش نہیں کریں گی۔ ماؤں کے قدموں میں جو جنت رکھی گئی ہے وہ اس لئے ہے کہ جہاں اُن کا اپنا ایمان اور خشیّت اللہ بلندیوں پر ہو وہاں اُن کی نیک تربیت سے اُن کے بچوں کے ایمان بھی ترقی پذیر ہوں ورنہ ہر ماں تو جنّت کی خوشخبریاں دینے والی نہیں ہے۔ پس ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرے کو یاد رکھیں کہ ''میں ایمانوں کو مضبوط کرنے آیا ہوں۔''

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ یوکے ۲۵؍ جولائی ۲۰۰۹ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۲۱؍ جون ۲۰۱۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطاب میں فیشن اور بے حیائی کے باہمی تعلق کے منفی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے والدین کو بچیوں میں حیا پیدا کرنے اور پردہ کروانے کے حوالہ سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

لباس کے ننگ کے ساتھ ہی ہر قسم کی بے ہودگی اور ننگ کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ ماں باپ کہہ دیتے ہیں کہ کوئی بات نہیں بچیاں ہیں۔ فیشن کرنے کا شوق ہے، کرلیں کیا حرج ہے۔ ٹھیک ہے فیشن کریں، لیکن فیشن میں جب لباس ننگے پن کی طرف جارہا ہو تو وہاں بہرحال روکنا چاہئے۔ فیشن میں برقع کے طور پر جو کوٹ پہنا جاتا ہے اگر وہ بھی اس قدر تنگ ہے کہ مَردوں کے سامنے جانے کے قابل نہیں، تو وہ فیشن بھی منع ہے۔ یہ فیشن نہیں ہوگا بلکہ پھر وہ بے حیائی بن جائے گی۔ اور پھر آہستہ آہستہ سارے حجاب اُٹھ جائیں گے جبکہ ہمیں اسلام حیا کا حکم دیتا ہے۔ پس اپنی حیا اور حجاب کا خیال رکھیں اور اس کی حدود میں رہتے ہوئے جو فیشن کرنا ہے وہ ضرور کریں۔ فیشن سے منع نہیں کیا جاتا لیکن فیشن کی بھی کوئی حدود ہوتی ہیں ان کا بھی خیال رکھیں۔ فیشن کا اظہار اپنے گھر والوں اور عورتوں کی مجلسوں میں کریں۔ بازار میں، باہر اور ایسی جگہوں پر جہاں مَردوں کا سامنا ہو، وہاں فیشن کے یہ اظہار ایسے نہیں ہونے چاہئیں جس سے بلاوجہ کی برائیاں پیدا ہونے کا امکان ہو سکے۔

(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ جرمنی ۱۱؍ جون ۲۰۰۶ء، مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۹؍ جون ۲۰۱۵ء)

پس یہ احمدی ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی نگرانی کریں، انہیں پیار سے سمجھاتی رہیں اور بچپن سے ہی ان میں یہ احساس پیدا کریں کہ تم احمدی بچی یا بچہ ہو جس کا کام اس زمانے میں ہر برائی کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ احمدی بچیاں بھی جو اپنی ہوش کی عمر کو پہنچ گئی ہیں اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے منسوب ہوتی ہیں جنہوں نے اسلام کی حقیقی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں رائج کرنا ہے۔ اگر آپ اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر چل رہی ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل رہنے کا کیا فائدہ۔ آج کی بچیاں کل کی مائیں ہیں۔ اگر ان بچیوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس پیدا ہوگیا تو احمدیت کی آئندہ نسلیں بھی محفوظ ہوتی چلی جائیں گی۔

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ ماریشس ۳؍ دسمبر ۲۰۰۵ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۲۹؍ مئی ۲۰۱۵ء)

اسلامی پردہ پر اعتراضات اور اُن کا ردّ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں، یعنی قید خانہ نہیں۔‘‘ بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہوگا، ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابہ مل سکیں، سیریں کریں، کیونکر جذباتِ نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے۔ بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بدنتائج کو روکنے کے لئے شارعِ اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقعہ پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں، تیسرا اُن میں شیطان ہوتا ہے۔ اُن ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے‘‘۔ یعنی کہ اتنی آزادی والی تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ جہاں کوئی شرم وحیا ہی نہیں رہی اور بعض جگہ بالکل قابلِ شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جارہی ہے۔ یہ انہی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو اس کی حفاظت کرو۔ لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہوگی۔ اس خوش فہمی میں نہ پڑے رہو کہ معاشرہ ٹھیک ہے، ہمیں کوئی دیکھ نہیں رہا، یہاں کے ماحول میں پردے کی ضرورت نہیں کیونکہ لوگوں کو دیکھنے کی عادت نہیں۔ اسلام کی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جیسے یورپ کی مثال ہے جس نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔ یہ جو خودکشیوں کا یہاں پر انتہائی ریٹ (high rate) ہے اس کی بھی ایک یہی وجہ ہے۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا، ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۹، ۳۰ جدید ایڈیشن)

ایسٹر

ایسٹر مسیحیوں کا ایک اہم تہوار ہے جو یسوع کے جی اُٹھنے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا یسوع مسیح نے اپنے پیروکاروں کو ایسٹر منانے کا حکم دیا تھا؟انہوں نے اپنے جی اٹھنے کا نہیں اپنی یادگاری منانے کا نہیں بلکہ اپنی موت کی یادگاری منانے کا حکم دیا تھا۔خدا کے بندے پولس نے یسوع مسیح کی موت کی یادگاری تقریب کو عشای ربانی کہا۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایسٹر کے رسم و رواج مسیح کے جی اٹھنے سے کوئی تعلق نہیں رکھتے بلکہ اس کی جڑ مختلف قومی روایتوں میں پائی جاتی ہے۔مثال کے طور پر ایسٹر کے دو مشہور نشانوں یعنی انڈے اور خرگوش کے بارہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ انڈہ ایک نئی زندگی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو خول توڑ کر ایک مجازی موت پر غالب آجاتی ہے۔اس میں یہ بھی بتایا گیا کہ چونکہ خرگوش ایک ایسے جانور کے طور پر جانا جاتا ہے جس میں بہت زیادہ اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ہے اس لئے وہ موسمِ بہار کی زرخیزی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔پروفیسر فلپ والٹر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ چرچ نے بت پرست لوگوں کو مسیحی مذہب کی طرف مائل کرنے کے لئے کچھ ایسے تہوار ایجاد کئے جو بت پرستوں کے تہواروں سے ملتے جلتے تھے۔مثال کے طور پر بت پرست لوگ موسمِ بہار کے آنے کی خوشی میں ایک تہوار مناتے تھے۔موسمِ بہار کو زندگی کی علامت سمجھا جاتا تھا اس لئے اس تہوار کو بڑی آسانی سے یسوع مسیح کے جی اُٹھنے سے منسلک کیا جاسکتا تھا۔پروفیسر والٹر کا کہنا ہے کہ جب اِن تہواروں کو مسیحی مذہب میں شامل کیا گیا تو بت پرستوں نے لاکھوں کی تعداد میں مسیحی مذہب اپنایا۔

(انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا)

ایسٹر یا جی اُٹھنے کا تہوار

(Resurrection sunday) عیسائیوں کا سب سے بڑا تہوار جو یسوع مسیح کے زندہ ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔مدتوں اس کی تاریخ انعقاد میں اختلاف رہا۔325ء میں رومی بادشاہ قسطنطین اوّل نے ایشائے کوچک (ترکی) کے مقام پر ازنک میں عیسائی علماء کی ایک کونسل بلائی جسے نائسیا کی پہلی کونسل کہتے ہیں۔لیکن یہ کونسل بھی، مشرقی اور مغربی کیلنڈروں میں اختلاف کے باعث کوئی متعلقہ تاریخ مقرر نہ کرسکی۔آرتھوڈاکس ایسٹرن چرچ ایسٹر کی تاریخ کا تعین جولین کیلنڈر سے کرتا ہے۔مغربی ممالک میں یہ تہوار 22 مارچ سے 25 اپریل تک کسی اتوار کو منایا جاتا ہے۔ ایسٹر موسم بہار کی اینگلو سکین دیوی تھی۔یہ جشن دراصل بہار کا جشن ہے جو حضرت مسیح سے قبل بھی منایا جاتا تھا۔ ہندوستان میں یہ تہوار ہولی کے نام سے انہیں دنوں اور اسی طریقے سے منایا جاتا ہے۔ایران میں اسے نوروز کہتے ہیں۔اور وہاں یہ 21 مارچ کو منایا جاتا ہے۔عیسائی چرچوں کو درپیش مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ اس کے عقائد میں معقولیت کی تلاش ہے۔ایک حالیہ سروے کے مطابق اگرچہ آسٹریلیا کے 74 فیصد لوگ خدا کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں مگر صرف 42 فیصد یسوع مسیح کی الوہیت اور مردوں میں دوبارہ

جی اُٹھنے کے قائل ہیں۔ جنت کے وجود کو صرف 53 فیصد مانتے ہیں اور جہنم کو 32 فیصد۔ شیطان کے خارجی وجود کو صرف 33 فیصد تسلیم کرتے ہیں۔ اس خبر پر سڈنی مانِنگ ہیرلڈ نے اپنے اداریہ میں یوں تبصرہ کیا ہے, اس ہفتے کے آغاز میں ہیرلڈ نے ایک حالیہ سروے کے جو نتائج شائع کئے تھے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ آسٹریلیا کے شہریوں کا تعین چوتھائی حصہ خدا کے وجود پر ایمان رکھتا ہے لیکن نصف سے کم ایسے ہیں, جو عیسائیت کے مرکزی عقائد پر ایمان رکھتے ہیں۔ چناچہ نیشنل چرچ لائف سروے (NCLS) نے ایڈتھ کو دن یونیورسٹی پرتھ کے ساتھ مل کر جو سروے کیا ہے اس کے مطابق صرف 43 فیصد یہ مانتے ہیں کہ یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھا تھا اور اس سے بھی کچھ کم 42 فیصد یسوع کی خدائی پر ایمان رکھتے ہیں۔

یہ تو معلوم شدہ بات ہے کہ گزشتہ مردم شماری میں 70 فیصد شہریوں نے اپنا مذہب عیسائیت لکھوایا تھا تو پھر یہ اعداد و شمار کیا ظاہر کرتے ہیں؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ عیسائیوں چرچوں کو ایک بہت بڑے مسئلے کا سامنا ہے۔ وہ ہے اس کے عقائد میں معقولیت کی تلاش ہے (Christianity has a plausable problem) یہ ابھی تک کائنات کے اس تصور سے چمٹی ہوئی ہے جو جدید سائنس کی نسبت زمانہ وسطیٰ کے توہمات کے زیادہ قریب ہے۔ چرچ سیکھاتا تو یہ ہے کہ سب کو اپنے دائرہ کے اندر لانا چاہئے لیکن خود اسکا اپنا عمل لوگوں کو اپنے دائرہ سے باہر نکالنے کا ہے۔ (مثلاً عورتوں کی مذہبی رسومات اور اس کے تنظیمی ڈھانچے میں بھرپور شمولیت کی ہے پھر عیسائیت بظاہر جماعت کی وحدت کو برقرار رکھنے کی اہمیت کا دعویٰ کرتی ہے مگر باوجود یہ کہ اس پر تیسرا ہزار سال شروع ہونے والا ہے, یہ کئی گروہوں میں منقسم ہے اور باوجود ایک مشترکہ مقصد کے ادّعا کے انہوں نے اپنے اختلافات کو حل کرنے کی راہ اب تک نہیں نکالی۔

دوسری بات جو سروے سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ چرچوں کو درپیش چیلنج صرف انہی تک محدود نہیں بلکہ یہ سبھی مروّجہ مذاہب کا مسئلہ ہے۔ ان سب کی گرفت ڈھیلی پڑ رہی ہے۔ مذکورہ بالا ادارہ کے مطابق 16 فیصد سے بھی کم آسٹریلین ایسے ہیں جو مہینہ میں ایک بار چرچ جانے کی تکلیف گوارہ کرتے ہیں اور اگر لوگ چرچ نہیں جاتے تو یہ خیال کرنا درست ہوگا کہ وہ چرچ کے قائدین کی باتوں کو بھی کم ہی اہمیت دیتے ہیں۔ وہ اس اخلاقی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں جن کو قبول کرنا ہے وہ دوبھر سمجھتے ہیں۔ بایں ہمہ یہ احساس بھی شدید ہے کہ انسان کو زندگی گزارنے کے لئے مذہب کی بھی ضرورت ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کی اکثریت خدا کی موجودگی پر یقین رکھتی ہے۔ چناچہ ایسٹر اور کرسمس پر چرچوں میں حاضری بڑھ جاتی ہے۔

(ماہنامہ الفضل 2017 صفحہ 2)

ATTRIBUTES OF ALLAH

Ar-Rabb ... The Lord
Ar-Rahman ... The Gracious
Al-Azeez ... The Mighty
Al-Kareem ... The Glorious
Al-Majeed ... The Nobel
Al-Akhir ... The Last
Al-Ghaniyy ... The Self-Sufficient
Al-Hakeem ... The Wise
Al-Wahid ... The One
An-Noor ... The Light
Al-Wasi ... The Bountiful
Al-Adl ... The Just

ماہِ رمضان کے فضائل اور برکات

جس طرح ظاہری موسموں میں ایک بہار کا موسم ہے اسی طرح روحانی کائنات کا موسم بہار ماہ رمضان ہے۔ کتنے ہی خوش قسمت ہیں ہم جن کی زندگیوں میں ایک مرتبہ پھر یہ روحانی بہار عود کر آئی ہے۔ ورنہ کتنے ہی ایسے تھے جو اس بہار سے پہلے ہی ہم سے جدا ہو گئے۔ پس ہمیں خوش ہونا چاہئے کہ یہ دن دوبارہ ہماری زندگیوں میں آنے والے ہیں۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰؐ نے ایک موقعہ پر اس ماہ مبارک کی آمد کی خبر یوں دی کہ،

''سنو سنو تمہارے پاس رمضان کا مہینہ چلا آتا ہے۔ یہ مہینہ مبارک مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کر دیئے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور اس میں ایک رات ایسی مبارک ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے جو اس کی برکات سے محروم رہا تو سمجھو کہ وہ نامراد رہا''۔

(نسائی کتاب الصوم)

اسی لئے آپؐ نے ایک موقعہ پر فرمایا، ''رمضان کا خاص خیال رکھو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے جو بڑی برکت والا اور بلند شان والا ہے۔ اس نے تمہارے لئے گیارہ ماہ چھوڑ دیئے ہیں جن میں تم کھاتے ہو اور پیتے ہو اور ہر قسم کی لذات حاصل کرتے ہو مگر اس نے اپنے لئے ایک مہینہ کو خاص کر لیا ہے''۔ (مجمع الزوائد)

رمضان المبارک کو ''سَیِّدُ الشُّھُود'' یعنی تمام مہینوں کا سردار بھی کہا گیا ہے۔ یہ مہینہ بے شمار برکات کا مہینہ ہے۔ چودہ سو برس سے لاکھوں کروڑوں صلحاء و ابرار ان برکات کا مشاہدہ کرتے آئے ہیں اور آج بھی ان برکات سے بہرہ اندوز ہونے والے بزرگ بکثرت موجود ہیں۔ ان ایام میں مخلص روزہ داروں کو خاص روحانی کیف سے نوازا جاتا ہے، ان کی دعائیں سنی جاتی ہیں۔ ان پر انوار کے دروازے کھلتے ہیں۔ انہیں معارف سے بہرہ ور کیا جاتا ہے۔ وہ کشف، رویا اور الہام کی نعمت سے سرفراز ہوتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں خدا کی لقا نصیب ہوتی ہے۔ حضرت عبد الرحمٰنؓ بن عوف بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے رمضان المبارک کو عبادت کے لحاظ سے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا، جو شخص رمضان کے مہینہ میں حالت ایمان میں اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رات کو اٹھ کر عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا۔

(سنن نسائی کتاب الصیام، باب ثواب من قام رمضان وصامہ ایماناً و احتساباً)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

"غرض رمضان ایک خاص اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے اور جس شخص کے دل میں اسلام اور ایمان کی قدر ہوتی ہے وہ اس مہینہ کے آتے ہی اپنے دل میں ایک خاص حرکت اور اپنے جسم میں ایک خاص قسم کی کپکپاہٹ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان گزر جائیں، کتنے ہی سال ہمیں اور ان کو آپس میں جدا کرتے چلے جائیں، کتنے ہی دنوں کا فاصلہ ہم میں اور ان میں حائل ہوتا چلا جائے۔ لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے اور ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس لئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سماٹ کر ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب پہنچا دیا ہے۔ اور وہ بُعد جو ایک انسان کو خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے، وہ بُعد جو ایک مخلوق کو اپنے خالق سے ہوتا ہے، وہ بُعد جو ایک کمزور اور نالائق ہستی کو زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا سے ہوتا ہے وہ یوں سمٹ جاتا ہے، وہ یوں غائب ہو جاتا ہے جیسے سورج کی کرنوں سے رات کا اندھیرا۔ یہی وہ حالت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ، جب رمضان کا مہینہ آئے اور میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں کہ مَیں انہیں کس طرح مل سکتا ہوں تو تُو انہیں کہہ دے کہ رمضان اور خدا میں کوئی فرق نہیں۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں خدا اپنے بندوں کے لئے ظاہر ہوا اور اس نے چاہا کہ پھر اپنے بندوں کو اپنے پاس کھینچ کر لے آئے۔ اس کلام کے ذریعہ جو حبل اللہ ہے، جو خدا کا وہ رسّہ ہے جس کا ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا مخلوق کے ہاتھ میں۔ اب یہ بندوں کا کام ہے کہ وہ اس رسّہ پر چڑھ کر خدا تک پہنچ جائیں"۔

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ سورۃ البقرہ زیر آیت ۱۸۶)

رمضان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ

"رمضان میں تو آپؐ کمر ہمت کس لیتے تھے اور پوری کوشش اور محنت فرماتے تھے"۔

آنحضورؐ کی اس عبادت کی کیفیت کا بھی ذکر ملتا ہے کہ راتوں کو عبادت کرتے ہوئے آپؐ کا سینہ خدا کے حضور گریاں و بریاں ہوتا۔ دل ابل ابل جاتا اور سینہ میں یوں گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی جیسے ہنڈیا کے ابلنے سے آواز پیدا ہوتی ہے"۔

(شمائل ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ آنحضورؐ رمضان المبارک میں رات کو کیسے عبادت فرماتے تھے۔ فرمایا،

حضورؐ رمضان میں اور رمضان کے علاوہ ایام میں بھی گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ آپؐ چار رکعات ادا فرماتے۔ "وَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ" اور تم ان رکعتوں کے حسن اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھو (یعنی میرے پاس الفاظ نہیں کہ حضورؐ کی اس لمبی نماز کی خوبصورتی بیان کروں)۔ پھر اس کے بعد ایسی ہی لمبی اور خوبصورت چار رکعات ادا فرماتے اور پھر تین وتر آخر میں پڑھتے تھے۔ (یعنی کل گیارہ رکعات)۔

(بخاری کتاب الصوم، باب فضل من قام رمضان) (ماہِ رمضان ۔ فضائل ۔ برکات/ www.alislam.org/urdu/article)

اپریل فول

مغربی ممالک میں یکم اپریل کو عملی مذاق کا دن کے حوالے سے منایا جاتا ہے، جسے اپریل فول کہا جاتا ہے۔اس دن ہر طرح کی اوٹ پٹانگ اور نازیبا حرکتیں کی جاتیں ہیں اور جھوٹے مذاق کا سہارا لے کر دوسروں کو بے وقوف بنایا جاتا ہے۔افسوس کہ یہ فضول اور لغو رسم آہستہ آہستہ مسلمانوں میں بھی پھیل گئی اور انہوں نے بھی بغیر سوچے سمجھے مغرب کی تقلید کرتے ہوئے اس دن کو منانا اور اس دن جھوٹ بول کر اور غلط بیانیاں کر کے دوسروں کو بے وقوف بنانا شروع کر دیا۔

انسائکلوپیڈیا برٹینیکا میں اس کے بارے میں لکھا ہے۔اس کو All Day Fools بھی کہتے ہیں۔

یہ ایک رسم ہے جس میں عملی مذاق کئے جاتے ہیں یا دوستوں کو بیوقوف بنایا جاتا ہے۔یہ تہوار کئی صدیوں سے بہت سے ممالک میں یہ دن منایا جاتا ہے۔اس رسم کی ابتداء نامعلوم ہے۔دیکھا جائے تو یہ دوسرے تہواروں کے مشابہ ہے، جس طرح ہولی کا تہوار 13 مارچ کو انڈیا میں منایا جاتا ہے۔اسی طرح اپریل فول بھی ہولی کے مشابہ ہے، جب فطرت انسانوں کو اچانک موسموں کی تبدیلی سے بیوقوف بناتی ہے ۳۱ مارچ اور یکم اپریل میں ایک ہی ہفتے کا فرق ہے۔اس دن تمام لوگوں کو بیوقوف بنانے کا بہانہ مل جاتا ہے، یہی رسم برطانیہ والے امریکہ لے گئے۔

یہ رسم جہاں جھوٹ بولنے کی ترغیب دلاتی ہے وہیں اس سے بہت سے نقصانات ہوتے ہیں۔کئی لوگوں کو جھوٹی خبروں کی وجہ سے ہارٹ اٹیک ہو جاتے ہیں۔ایسا مذاق جس سے کسی کو نقصان پہنچے جائز نہیں۔

(رسوم وبدعات اور ان سے اجتناب کے بارہ میں تعلیمات صفحہ ۱۰۸،۱۰۷)

اسلام ہمیں ہر حال میں سچ بولنے کی تعلیم دیتا ہے اور جھوٹ سے بچنے کی تاکید کرتا ہے۔قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف اور سیدھی بات کیا کرو۔

(احزاب:۷۱)

ہمارے پیارے آقا حضرت محمدّ ﷺ نے بھی مسلمانوں کو ہمیشہ سچ بولنے کی نصیحت فرمائی اور جھوٹ کو گناہوں کی جڑ قرار دیا۔آپ ﷺ جھوٹ کو سخت ناپسند فرماتے اور مومنین کو سچائی کے راستے پر چلنے کی تاکید فرماتے۔

حضرت عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدق اختیار کرو یقیناً صدق نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ایک آدمی سچ بولتا چلا جاتا ہے اور سچ کے لئے طلب اور کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے اور تم جھوٹ سے بچو یقیناً جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ آگ کی طرف لے جاتا ہے۔ایک آدمی جھوٹ کے لئے کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک کذّاب لکھا جاتا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین، صفحہ ۶۸۹)

دراصل اپریل فول ایک بھیڑ چال کی طرح کی رسم بنتی جا رہی ہے۔اس کی افادیت تو ہے ہی نہیں اور نہ لوگ اس کی احمقانہ حرکتوں کو رواج دینے کا نقصان زیرِ غور لاتے ہیں۔یہ بُری رسم عیسائیوں میں کیونکر پیدا ہوئی؟ مؤرخین کا اس بارے میں اختلاف ہے مثلاً بعض کے نزدیک یہ رسم سولہویں صدی عیسوی میں رائج ہوئی اور اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس زمانہ میں سال کا پہلا مہینہ اپریل کا مہینہ ہوا کرتا تھا

لیکن 1684ء میں شاہ فرانس چارلس نہم نے اپریل کی بجائے جنوری کو سال کا پہلا مہینہ قرار دیا اور اسی وجہ سے عیسائی لوگ نئے سال کے آغاز پر ایک دوسرے کو تحفے تحائف دیا کرتے تھے اور تفریحی مشاغل میں مصروف رہتے۔ چونکہ سال میں ایک بار ہی کارڈ بھجوانے یا تحفہ دینے یا فون کرنے سے ہی سال کا آغاز ہوا کرتا تھا اور اب تو باقائدہ تباہی ہوتی ہے، مہینوں پہلے پروگرام بنا کر کسی نہ کسی کو پریشان کیا جاتا ہے۔ اپریل فول ڈے کی ایک اور وضاحت جوزف فاسٹن، جو بوسٹن Boston یونیورسٹی میں تاریخ کے پروفیسر ہیں، نے کی ہے انہوں نے بتایا ہے کہ اس کا آغاز شہنشاہ روم کے زمانہ میں ہوا۔ اس کے دربار میں مسخروں کا ایک ٹولہ تھا جو لوگوں کی خوش طبعی کے لئے دربار میں موجود رہتا تھا تا کہ وہ کام اچھی طرح سے کرسکیں۔

یہ واقعہ شہنشاہ کانسٹنٹائن (Constantine) کے زمانے کا ہے۔ ایک دفعہ اس نے اپنے ایک مسخرے کو جس کا نام گوگل تھا، ایک دن کے لئے بادشاہ بنا دیا۔ گوگل نے اپنی بادشاہت کے دن حکم جاری کیا کہ اس دن سارے نامعقول حرکتیں کریں۔ کیسا بیہودہ بادشاہ ہوگا آپ تصور کر ہی سکتے ہیں جبھی تو بادشاہت بھی ایک ہی دن رہی۔ چنانچہ اس طرح سے یہ دن منانے کا رواج ہوگیا اور یہ دن منانے کی بنیاد پڑی۔ عیسائیوں کے علاوہ دوسرے مختلف قبائل اور مذاہب بھی اپریل میں خوز طبعی یا موسم بہار کی آمد پر فصل کی کٹائی شروع کرنے پر ایسے تہوار منا کر اپنی خوشی اور رونق کے سامان کرتے ہیں جو کہ اپریل کے ہی مہینے میں ہوتے ہیں، مثلاً رومن لوگ اس ماہ میں ایک تہوار مناتے ہیں جسے Hilaria کہتے ہیں جو 25 مارچ کو ہوتا ہے جو کہ ہندو کیلنڈر کا آغاز ہوتا ہے۔ اسی طرح یہودی بھی سال میں کسی وقت اسی قسم کے تفریحی دن کو رواج دے کر آغاز کرتے ہیں۔ چین کے لوگ اپنے سال شروع ہونے پر کچھ اور قسم کی رسم مناتے ہیں اکثر میں ناچ گانا اور رت جگے منانا، شراب پینا اور پارٹیوں میں فضول باتیں، ہنسی مذاق، جائز و ناجائز کر گزرنا ہوتا ہے مگر ہمارا مذہب اسلام ان باتوں کو ناپسند کرتا ہے۔ فرانس میں سکولوں میں بچے اپنے ہیڈ ماسٹر اور ٹیچر کے کپڑوں پر سیاہی چھینکتے یا رنگ کی چھاپ لگا دیتے ہیں، مذاق ہی کرنا مقصود ہوتا ہے، دراصل وضاحت اسقدر مشکل ہے کہ بتایا ہی نہیں جاسکتا کہ یہ رسم کب سے شروع ہوئی مختلف آراء ہیں، خیالات ہیں، اندازے ہیں۔ کچھ لوگ اس کو اپریل فول ڈے کہنے کی بجائے آل فولز ڈے یعنی سب بیوقوفوں اور احمقوں کا دن کہتے ہیں۔ اب کون ہے ہم میں سے جو یہ کہلانا پسند کرے گا؟ مگر عیسائی لوگوں کے زیرِ اثر آنے کی وجہ سے بعض کمزور مسلمان بھی اس رسم میں برابر کے شریک ہو جاتے ہیں۔ جبکہ مذاق میں بھی جھوٹ بولنا منع ہے کسی بھی حدیث سے جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ حدیث تو یہ ہے اِن قُتِلتَ وَ اُحرِقتَ یعنی سچ کو مت چھوڑو خواہ تم قتل کئے جاؤ۔ اتنا سخت تاکیدی حکم سچ کے بارہ میں پڑھ کر یا سن کر کون ہے جو ایسا کرے گا؟ کاذب کے بارے میں ارشاد ہے کہ اپریل فول جو انفرادی صورت تو کجا صرف تفریح طبع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان اس کے مطابق کذب وغیرہ سے کام لے تو اپنی نافرمانی کا خود ہی اندازہ کرسکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے۔ اور نیز فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں اور جھوٹے بے ایمان ہوتے ہیں اور جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں اور صرف یہی نہیں فرمایا کہ تم جھوٹ مت بولو بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ تم جھوٹوں کی صحبت بھی چھوڑ دو اور ان کو اپنا یار دوست مت بناؤ اور خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ اور ایک جگہ فرماتا ہے کہ جب تو کوئی کلام کرے تو تیری کلام محض صدق ہو محض ٹھٹھے کے طور پر بھی اس میں جھوٹ نہ ہو۔ اب بتلاؤ یہ تعلیمیں انجیل میں کہاں ہیں۔ اگر ایسی تعلیمیں ہوتیں تو عیسائیوں میں اپریل فول کی گندی رسمیں اب تک کیوں جاری رہتیں۔ دیکھو یہ کیسی بُری رسم ہے کہ ناحق جھوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے۔ یہ عیسائی تہذیب اور انجیلی تعلیم ہے۔

(نور القرآن نمبر ۲ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰۸) (روزنامہ الفضل لندن، یکم اپریل ۲۰۲۰ء صفحہ ۷)

رپورٹ شعبہ تربیت نماز کی اہمیت

نماز کی اہمیت کے بارے میں ماہ مارچ میں مختلف طریقوں سے تمام ممبرات کو یاد دہانی کروائی گئی۔مثلاًلجنہ گروپ پر نماز کی اہمیت کے بارے میں میسج کیا گیا،مختلف قسم کے پوسٹر بنا کر لجنہ گروپ پر شئیر کئے گئے جس میں قرآن مجید کی آیات، مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اقتباسات اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اقتباسات شامل ہیں۔نیشنل عاملہ اور مجالس کی عاملہ نے پوسٹرز سوشل میڈیا پر شیئر کیے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کو پڑھ سکیں اور اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔اس کے علاوہ کمزور لجنات سے ذاتی رابطہ کر کے انکی توجہ نماز کی طرف کروائی گئی۔

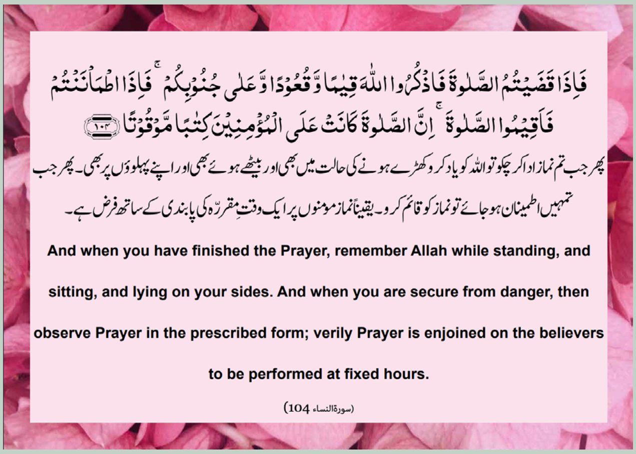

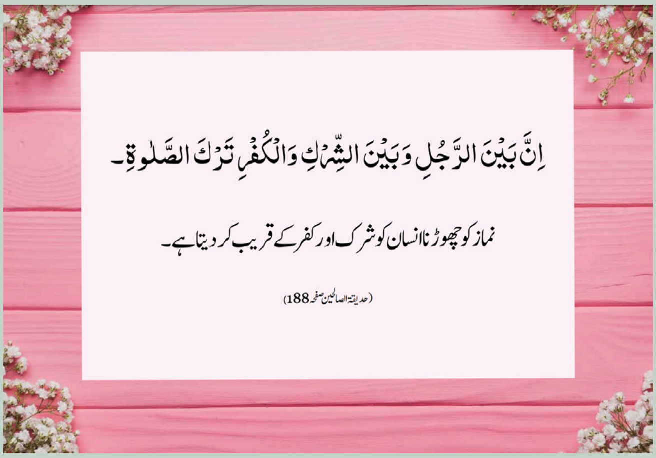

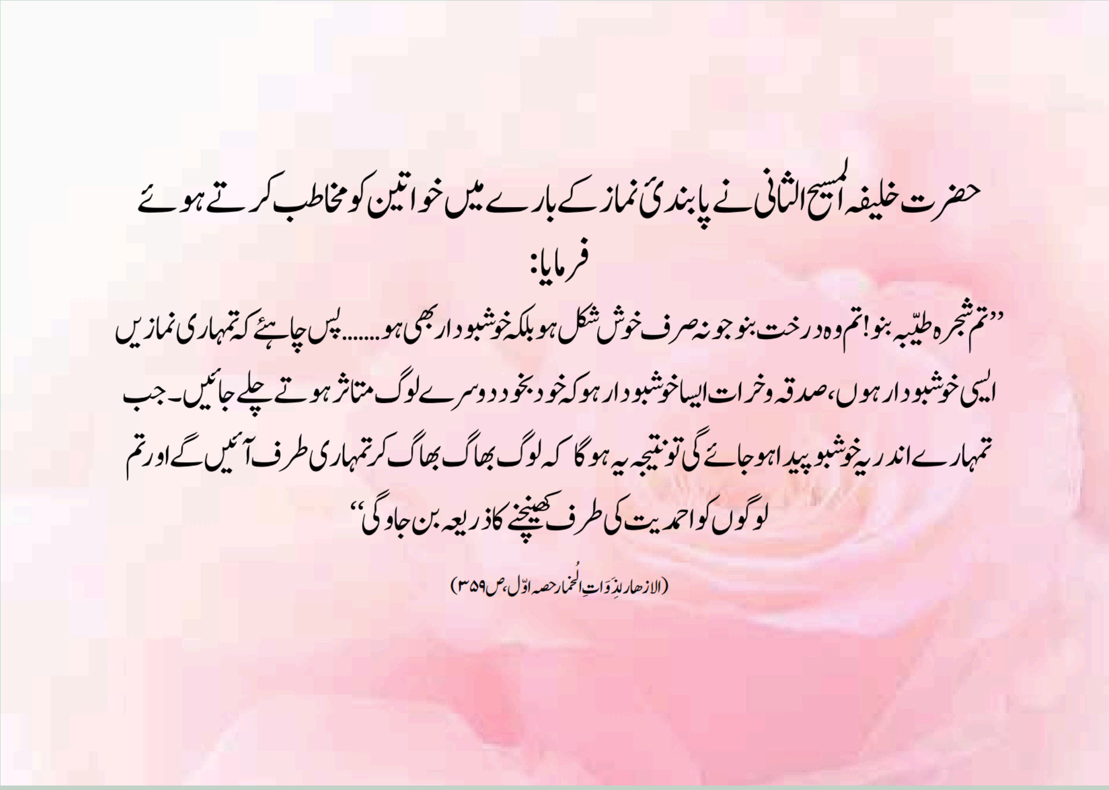

Tableegh Campaign March 2021

By the Grace of Allah, Lajna Imaillah Finland was able to conduct another Tableegh campaign during the month of March. During this initiative, Lajna members displayed a board in their building and shared the community's motto 'Love for All, Hatred for None' with neighbours. Neighbours were also given the opportunity to share their positive messages. Along this, free-of-cost face masks were given out to neighbours as well.

Five Lajna members have so far taken part in the ongoing campaign and alhamdolillah, the response received from neighbours has been positive and one of spreading kindness. By the Grace of Allah 34 neighbours have been reached through this campaign.

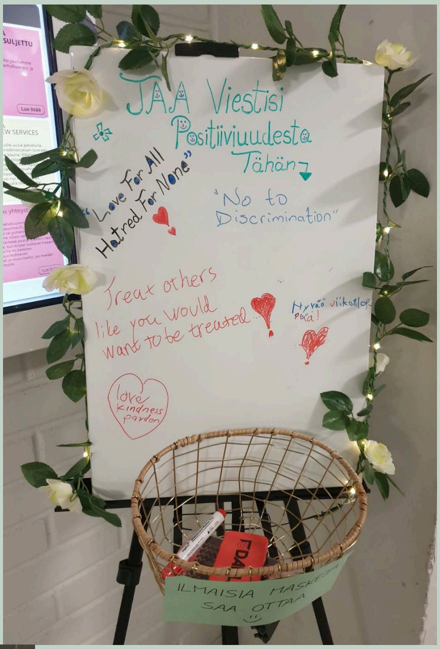

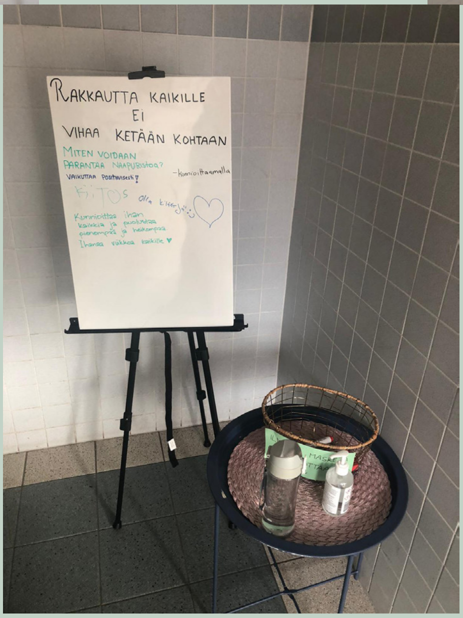

رپورٹ فٹنس چیلنج شعبہ صحت جسمانی

ماہ فروری تا مارچ میں شعبہ صحتِ جسمانی کی طرف سے لجنہ اِماءاللہ فن لینڈ کو ماہانہ فٹنس چیلنج دیا گیا، جس میں لجنات کو ٹارگٹ دیا گیا کہ ممبرات کو روزانہ 1000 کیلیوریز یا 3 سے 4 گھنٹے ورزش کرنا ہو گی۔ یہ چیلنج لجنات کو خاص طور پر اس لئے دیا گیا تھا کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنی صحت کو مدِنظر رکھتے ہوئے روزانہ کچھ نہ کچھ وقت نکال سکیں۔ اس چیلنج کے مطابق لجنات کو ہفتہ میں کچھ دن ورزش/چہل قدمی یا یوگا وغیرہ کے لئے وقت نکالنا تھا۔ اس ماہ میں شامل ہونے والی لجنات کے نام درج ذیل ہیں:۔

- مکرمہ نصرت حبیب صاحبہ
- مکرمہ عالیہ کنول صاحبہ
- مکرمہ عفت سعید صاحبہ
- مکرمہ دردانہ طوبیٰ صاحبہ
- مکرمہ اسماء وقار صاحبہ

واک میں بہترین کارکردگی دکھانے والی لجنات کے نام درج ذیل ہیں:۔

درجہ اول

- مکرمہ اسماء وقار صاحبہ
- مکرمہ نصرت حبیب صاحبہ
- مکرمہ دردانہ طوبیٰ صاحبہ
- مکرمہ عالیہ کنول صاحبہ

درجہ دوم

- مکرمہ عفت سعید صاحبہ

Friday Sermon Kahoot Quiz Results

ہرماہ اجلاسات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے آن لائن کوئز کا انعقاد ہوتا ہے۔مارچ میں ہونے والے کوئز کے نتائج درج ذیل ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔آئندہ بھی لجنہ اچھی تیاری کے ساتھ بڑھ چڑھ کر اس کوئز میں حصہ لینے والی ہوں آمین۔

کوئز لجنہ اماءاللہ دیگر شہر۔خطبہ جمعہ۔مورخہ 1 جنوری 2021

اول: مکرمہ طاہرہ نصر صاحبہ

دوم: مکرمہ کنزہ محمود صاحبہ

سوم: مکرمہ شمس النہار صاحبہ

کوئز لجنہ اماءاللہ ہیلسنکی مجلس۔خطبہ جمعہ۔مورخہ 1 جنوری 2021

اول: مکرمہ فیضیہ نایاب صاحبہ

دوم: مکرمہ سیدہ قراۃ العین صاحبہ

سوم: مکرمہ منزہ ظفر صاحبہ

کوئز لجنہ اماءاللہ ترکو مجلس خطبہ جمعہ۔مورخہ 1 جنوری 2021

اول: مکرمہ مبشرہ شریف صاحبہ۔

دوم: مکرمہ ماہرہ طاہر صاحبہ۔

سوم: مکرمہ تنزیلہ حنیف صاحبہ۔

کوئز لجنہ اماءاللہ اسپو مجلس خطبہ جمعہ۔مورخہ 1 جنوری 2021

اول: مکرمہ مہک چوہدری صاحبہ۔

دوم: مکرمہ عروبہ نسیم صاحبہ۔

سوم: مکرمہ مبشرہ یاسمین صاحبہ۔

کوئز لجنہ اماءاللہ فن لینڈ۔خطبہ جمعہ۔مورخہ 5 مارچ 2021

اول: مکرمہ دردانہ طوبیٰ صاحبہ

دوم: مکرمہ سدرہ شوکت صاحبہ

سوم: مکرمہ عائشہ محمود صاحبہ

کوئز ناصرات خطبہ جمعہ۔مورخہ 26 فروری 2021

اول: مکرمہ ماریہ زِمل صاحبہ

دوم: مکرمہ نداء الرحمٰن صاحبہ

سوم: مکرمہ مہک چوہدری صاحبہ

کوئز لجنہ اماءاللہ فن لینڈ۔خطبہ جمعہ۔مورخہ 12 مارچ 2021

اول: مکرمہ نسیم اختر صاحبہ

دوم: مکرمہ فیضیہ نایاب صاحبہ

سوم: مکرمہ دردانہ طوبیٰ صاحبہ

دورانِ ماہ لجنہ اماء اللہ کی مصروفیات کی ایک جھلک

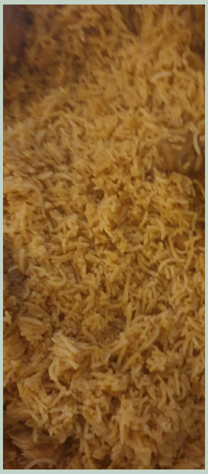

کیلنڈر لجنہ اماء اللہ فن لینڈ اپریل 2021

- 3 اپریل 2021 Kahoot Khutba Juma
- 10 اپریل 2021 مشترکہ اجلاس لجنہ و ناصرات
- 14 اپریل 2021 پہلا روزہ

ہفتہ وار پروگرام

- Book Reading Class ہر شام 6 بجے
- تفسیر القرآن کلاس ہر شام 6:30 بجے
- قرآن کلاس ہر جمعرات کی شام 6 بجے
- 7 سال سے کم عمر کے بچوں اور ناصرات کی قرآن کلاس ہر بدھ شام 5 بجے